سوال

(88) وفات کے بعد کھانے کی دعوتیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنے اعزہ واقارب کی وفات کے بعد کھانے کی دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں جن میں جانور ذبح کر کے گوشت وغیرہ خوب پکائے جاتے ہیں۔ ان دعوتوں کے اخراجات بھی متوفی کے مال ہی سے ادا کئے جاتے ہیں، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر فوت ہونے والے نے اس قسم کی دعوتوں کی وصیت کی ہو تو کیا از روئے شریعت اس طرح کی وصیت پر عمل کرنا لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وفات کے بعد دعوتوں کے اہتمام کی وصیت کرنا بدعت اور عمل جاہلیت ہے۔ اگر وصیت نہ کی گئی ہو تو اہل میت کا از خود اس قسم کی دعوتوں کا انتظام کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(کنا نعد الاجتماع الی اہل المیت وصنیعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ) (سنن ابن ماجۃ' الجنائز' باب ما جاء فی النہی عن الاجتماع الخ' ح: 1612 ومسند احمد: 204/2 واللفظ لہ)

''ہم دفن کے بعد اہل میت کے ہاں جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام احمد رحمة اللہ علیہ نے باسناد حسن بیان فرمایا ہے اور پھر یہ بات حکم شریعت کے خلاف بھی ہے، کیونکہ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ اہل میت کے لیے کھانا تیار کر کے ان کی دلجوئی کی جائے اس لیے وہ مصیبت کی وجہ سے مشغول ہیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غزوہ موتہ میں شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ نے اپنے اہل خانہ سے فرمایا:

(اصنعوا لآل جعفر طعاما فانہ قد اتاہم امر یشغلہم) (سنن ابی داود' الجنائز' باب صنعۃ الطعام لاہل المیت' ح: 3132)

''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایک ایسی مصیبت در پیش ہے جس نے انہیں (اور کاموں سے) مشغول کر دیا ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 88

محدث فتویٰ